کیونکہ بچے بے سمجھ ہوتے ہیں بعض دوسری جائز چیزوں سے بہلائے جاسکتے ہیں۔ ہٹ وہی بچے کرتے ہیں جو اس کے عادی بنادیئے جاتے ہیں۔ نیز بچوں کے جہاں اور جائز مطالبات کو رد کردیا جاتاہے بچوں کی ہٹ کا کوئی لحاظ نہیں کیاجاتا وہاں اس ایک مطالبے کے رد کرنے میں کونسی دقت ہوگی۔ مجھے یہ عذر طفلانہ معلوم ہوتاہے جب کہ یہ دیکھا جاتاہے کہ ہندوؤں کے بچے اس کے پاس تک نہیں پھٹکتے۔

میری التماس آپ لوگ مع اپنے بال بچوں کے ان لغویات سے اس طرح دور بھاگئے جس طرح شیر اور سانپ سے دور بھاگتے ہیں اور اس رقم کو اپنے فاقہ کش بھائیوں پر خرچ کیجئے تاکہ ہم خرما و ہم ثواب ہو۔ دعا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے کاموں کے کرنے کی اور برے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

جمعیۃ الخطابۃ کا سالانہ جلسہ

دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں طلبہ کو تقریر و خطابۃ، مناظروں و مباحثوں کی مشق کے لئے ایک انجمن "جمعیۃ الخطابۃ" کے نام سے قائم ہے، جس کے ماتحت ہر جمعرات کو نماز ظہر کے بعد سے اساتذہ کی زیر نگرانی تقریریں وغیرہ ہوتی ہیں۔ سال ختم ہونے پر اس کا ایک سالانہ اجلاس بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوتاہے۔ چنانچہ امسال بھی ۱۶ رجمادی الاخری ۱۳۵۸ھ ہجری مطابق ۳ راگست ۱۹۳۹ء بروز جمعرات زیر صدارت حضرت مولانا محمد صاحب جوناگڈھی ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی ۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک اور پھر ۲ بجے سے ۴ بجے تک اپنی پوری شان و عظمت کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ پروگرام نہایت دیدہ زیب اور بہترین گلکاریوں کا نمونہ تھا۔ جلسہ گاہ آرائش و زیبائش کا مجسمہ تھی۔ جناب صدر کا شاندار استقبال ہوا۔

پھر تلاوت قرآن مجید اور جناب صدر کے افتتاحی خطبہ کے بعد تقریریں شروع ہوئیں۔ نچلی جماعتوں سے لیکر اعلیٰ جماعتوں تک کے لڑکوں نے عجیب خوش اسلوبی اور قابلیت کے ساتھ اپنی اپنی قوت بیانی کے جوہر دکھائے کہ سننے والے داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ تقریباً ۸ بجے عالیجناب مہتمم صاحب بھی تشریف لائے، آپ کی آمد پر "نعرہ تکبیر" اور "حضرت میاں صاحب زندہ باد" کے مسرت انگیز نعروں سے فضاء بسیط گونج اٹھی، استقبالیہ نظم پڑھی گئی، جس میں تمام خوشیوں کے ساتھ ساتھ جب مرحوم مہتمم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آیا، تو آنکھیں اشکبار ہوگئیں، دل بیٹھنے لگے اور مجلس کا رنگ ہی بالکل دگرگوں ہوگیا۔ پروگرام میں خود موجودہ مہتمم صاحب کا بھی وقت رکھا گیا تھا، لیکن آپ کو اپنے والد صاحب مرحوم و مغفور کی یاد نے اسقدر نڈھال کردیا کہ پھر کچھ کہنے کی سکت نہ باقی رہی، آپ نے صدر صاحب ہی کو حکم دیدیا کہ میری طرف سے یہ یہ باتیں کہدی جائیں۔

مہتمم صاحب کی تقریر سب سے پہلے آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے میری تعریف نہ کی جائے، میں اس کو پسند نہیں کرتا نیز فرمایا میں اپنے والد مرحوم کی ڈالی ہوئی داغ بیل کو اپنی بساط کے مطابق اللہ کی توفیق و اعانت سے جس طرح کررہا ہوں، در حقیقت اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام کا نتیجہ ہے، وہ مجھے دیتاہے اور میں اس کو اس کی راہ میں خرچ کررہا ہوں

میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی مجھے مزید توفیق بخشے اور اپنے دین کی خدمتیں مجھ سے خلوص کے ساتھ لے اور انھیں قبول فرمائے۔ طلبہ کو ہدایت کرتے ہوئے فرمایا "آپ اپنے کام میں مصروف رہیں، کوئی وقت بیکار ضائع نہ کریں، تعلیم کے وقت جو گھنٹے خالی ہوں ان میں بھی تکرار و مطالعہ وغیرہ میں مصروف رہیں۔ ہاں خارج اوقات میں اپنی صحت کے لئے تفریح و کھیل کود کا مضائقہ نہیں۔

میں آج کے جلسہ کی کارگزاری دیکھکر بہت خوش ہوں، آپ کی اور آپ کے اساتذہ کی محنت و کوشش کو کامیاب سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ روز افزوں ترقیاں عطا فرمائے۔ یہ سب والد مرحوم کے خلوص کی برکتیں ہیں، آئیے ہم سب ملکر اُن کے لئے دعا کریں"

سب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا اور گہری عقیدت کے ساتھ مرحوم کے لئے دعا کی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اسکے بعد آپ چلے گئے۔ اجلاس برابر جاری رہا۔ تقریروں کے دوران میں مدرسہ کے شعرا نے اپنی اپنی دلچسپ طبعزاد نظموں سے محفل کو خوب گرمائے رکھا۔ اخیر میں جناب صدر نے پھر تقریر کی۔ جلسہ کی کارروائی پر بے حد مسرت و شادمانی کا اظہار کیا، مناسب حال کچھ نصیحتیں فرمائیں اور مہتمم صاحب کی طرف سے ایک شاندار دعوت کے علاوہ مقررین اور شعراء کو نقد انعامات دیئے ان سب کی تعداد شاید تیس کے قریب تھی، لیکن ان میں کوئی بھی ایسا نہ ثابت ہوا جو قابل انعام نہ ہو، کم و بیش سب نے انعام پایا۔ چنانچہ سب انعاموں کی مجموعی تعداد ۵۷ روپے ہوئی۔

خوش قسمتی سے مولانا محمد شریف صاحب مکی (جو مکہ معظمہ کے اخبار "صوت الحق" کے بانی تھے۔ اور کچھ عرصہ سے ہندوستان میں مقیم ہیں۔ آپ نے ہندوستان کی تاریخ عربی میں لکھی ہے نہایت ذی علم اور فاضل شخص ہیں) دور دورے مولانا محمد صاحب کے یہاں مقیم تھے۔ اس اجلاس میں آپ نے بھی شرکت کی، آپ اردو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے آپ نے اردو عربی دونوں قسم کی تقریریں سنیں، آپ نے خود بھی ایک مختصر سی تقریر کی اور اخیر میں کتاب المعاینہ پر مندرجہ ذیل الفاظ لکھکر اپنے جذبات کا اظہار فرمایا:۔

لقد زرت المدرسة الرحمانية يوم الخميس ۱۶ رجمادی الاٰخرة ۱۳۵۸ھ وكان يوم احتفال للخطابة فلا تسل عما خام قلبي من فرحٍ وسرورٍ حينما كنت اسمع محاضرات تلامذها القيمة المليئة روحاً اسلامية تبشر بمستقبل زاهر لهذا المعهد الاسلامي السلفي المشيد لبث الروح الاسلامية وتبليغ رسالتها الى الناس كما هي واضحة نقية مما ادخله الاغيار فيها حتى لتبس على الجهلاء الامر، فكانت هذه المدرسة بمثابة الداعي الى احياء الكتاب والسنة واعلاء منارهما- واني اتمنى ان يكون ابناؤها في المستقبل دعاة اصلاح ديني ودنيوي كما اني استمطر شآبيب الرحمة على ارواح الذين اسسوها وساعدوها وامدوها وادعوا الله ان يوفق القائمين بأمرها واساتذتها الأفاضل الى ما يحبه الله ويرضاه-

الضعيف، عبدالله محمد شريف المكی

مدير ومؤسس جريدة صوت الحق سابقًا- ومولف كتاب: الهند بين الماضي والحاضر